ان الذین کفروا وصدوا عن سبیل اللہ قد ضلوا ضلالا بعیدا

[illegible] ہے وہ جو خدا اور رسول کے احکام پر چلتا ہے اور لوگوں کو چلاتا ہے

لحلت متعہ

STATE LIBRARY

من تصنیف جناب مولانا مولوی سید محمد [illegible]

مشہدی بخاری

حسب الحکم جناب مصنف رسالہ و مالک مطبع گلزار ابراہیم

سنہ ۱۳۱۰ ہجری

۱۸۹۲ء

گلزار ابراہیم پریس مالیر کوٹلہ میں غلام حسین پرنٹر نے چھاپا

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذي خلق الانسان من صلصال كالفخار وخلق
الجان من مارج من النار وحبب الشهوات الماكول والمشروب والمنكوح
صار في طبايعهم قارفعلى اختلاف الاثار كانوا منهم الابرار ومنهم
الفجار والصلوة على رسوله المختار الذي هدينا على صراط الاخيار
والذي هو من فرض الله طاعته وطاعت اله الذين هم الائمة
الاطهار على كل مسلم وكفار والذين سواهم في الاستطاعه من
البريه بعزته ورسوله البشار كما قال اطيعوا الله ورسوله واولي
الامر منكم واسق جب على ولايتهم خلود المومنين في جنات
نعيما انها وانهار واعد ملهما للموالين براءة النجات عن النار صلوات
الله عليهم الى يوم القرار الف الف الف مرة في كل ليل ونهار +

اما بعد بندہ خاطی ابن سید شمس الدین علی النقوی محمد حسن المشہدی ثم الحایری البخاری عرض کرتا ہے خدمت میں سالکان سلوک ہدایت و یقین و پیروان سنت جناب سید المرسلین صلوٰۃ اللہ علیہ والہ الطاہرین کے کہ دریں وقت اکثر صاحبان دربارہ حقیقت متعہ بہت سے سوال کرتے ہیں اور جواز و عدم جواز اس کے میں استفسار کرتے ہیں بوجہ … تقریر و عدیم الفرصتی بانی تقریر سے اُس وقت سائل کو مطمئن کرنا متعذر ہوتا ہے لہذا مناسب متصور ہوا کہ اس باب میں بالاستیعاب ایک رسالہ تالیف کیا جاوے کہ حاوی بعض احکامات و آداب ضروریہ کا ہو اور موثق کیا جاوے ساتھ دلائل عقلی و نقلی کے تاکہ اہل اسلام کو معلوم ہو کہ ایک مسئلہ ضروری کو کس طرح ناجائز کیا ہے اور کن وجوہ سے اس حکم کو توڑا ہے افسوس طمع نفسانی ایسی ہے کہ جس سے حلال و حرام میں بھی تمیز نہیں رہتی اور یہہ امر بھی نہیں کہ ایک شخص کی طمع نفسانی پر غور کیا جاوے بلکہ آنکھ بند کر کے جمہور بھی اُسکی … فقیر ہو جاتے ہیں اس رسالہ کو جو صاحب ملاحظہ کرینگے معلوم ہو جائیگا کہ متعہ جائز ہے یا ناجائز لہذا مرتب کیا یہ اس رسالہ کو دو باب پر باب اول اثبات متعہ میں باب دویم احکام و آداب متعہ میں اب شروع کرتا ہوں فی البیان ونستعین من اللہ المستعان۔

باب اول

قال اللہ تعالیٰ در سورہ نساء جز خامس رکوع اول فما استمتعتم بہ منھن فاتوھن اجورھن فریضہ یعنی جس کسی نے برخورداری پائی ساتھ اُنکے عورتوں سے جو منکوحہ ہیں پس دو تم اُن کو مہر اُن کی درحالیکہ مفروض ہے **بیان** فا حرف عطف کا اور ما موصولہ ہے استمتعتم صیغہ ماضی معلوم باب استفعال سے ہے جو افادہ معنی ابتدا کا کرتا ہے موجب خاصیت اپنی کے فریضہ حال واقع ہوا ہے اجور کا مراد اس سے یہہ ہے کہ اجرہ واجب ہوتا ہے اوس کا استمتاع پر تمام اس کا بخلاف نکاح دائمی کے کہ تمام اجرہ مجرد نکاح پر واجب نہیں ہوتا ہے الا بعد مواقعت کے پس مخصوص ہوا ورود اس آیہ کا در باب متعہ کے ثابت رہے سوا اس کے اور کوئی امر منعقد نہیں بلکہ علماء متقدمین اہل سنت بھی ورود آیہ ہذا کا متعہ میں قائل ہیں چنانچہ زمخشری نے تفسیر کشاف میں اور صاحب مدارک نے تفسیر مدارک میں لکھا ہے کہ یہہ آیہ متعہ میں نازل ہوئی ہے اور زاہدی نے تفسیر زاہدی میں لکھا ہے کہ بذکر اجر گشت و مہر و صداق نگفت دلیل آنست کہ مراد متعہ است اور

تفسیر درمنثور میں سیوطی نے مجاہد سے روایت کی ہے کہ فما استمتعتم بہ منھن یعنی نکاح متعہ
اور قول مخالفین منسوخیت آیہ متعہ میں مقبول نہیں بلکہ منسوخ ہے بچند وجہ اول یہہ قول بعضے
متعصبین کا خلاف عقیدہ علمائے فحول ومقتدمیں اہل سنت قائل تنسیخ نہیں ہیں چنانچہ
فخرالدین رازی نے تفسیر کبیر میں عمران بن حصین سے روایت کی ہے کہ نزلت ایۃ المتعۃ
فی کتاب اللہ ولم ینزل بعدھا ایۃ تنسخہا دویم جس آیہ کو ناسخ اس کی قرار
دیتے ہیں یعنی آیہ الا علی ازواجھم او ماملکت ایمانھم مدنی ہے اور آیہ متعہ مکی
ہے آیہ مدنی آیہ مکی کی ناسخ نہیں ہوسکتی اس جہت سے کہ آیہ مکی سابق ہوتی ہے اور آیہ مکی
لاحق سابق لاحق کی ناسخ نہیں ہے سوم مشروعیت متعہ آیہ سے ثابت ہے اور منسوخیت
بخاری روایت سے روایت کا ناسخ آیہ ہونا خلاف عقل ہے ماورا اسکے ثبوت متعہ میں چند
دلائل عقلی موثق ومضبوط ہیں اول یہہ کہ قرائت اہل بیت علیہم السلام میں لفظ الی اجل مسمی کا
ہونا دلیل قوی ہے مشروعیت کے واسطے چنانچہ ثعلبی نے جو علمائے عظام اہل سنت سے
تھے جبیر بن ابی ثابت سے روایت کی ہے کہ جبیر نے کہا کہ ابن عباس نے مجھ کو کلام اللہ دیا
اُس میں یہہ آیہ اس صورت تھی فما استمتعتم بہ منھن الی اجل مسمی فاتو
ھن اجورھن فریضہ اور روایات کثیرہ سے ثابت ہے کہ ابن عباس و ابن جبیر و ابی
بن کعب و ابن مسعود وغیرہ نے اس آیہ کی قرات معہ جملہ الی اجل مسمی کے بھی درصورتیکہ قرائت
اس آیت کے معہ جملہ الی اجل مسمی مسلم ہے کسی طرح کا شبہ ورود اسکیمیں بجز نکاح منقطع
کے جس کو متعہ کہتے ہیں نہیں، دویم روایات فریقین سے ثابت ہے کہ ابن عباس فتوی
ساتھ نکاح متعہ کے دیتے تھے اور خود عمل اُس پر کرتے تھے چنانچہ مناظرہ اُن کا ابن زبیر کے
ساتھ اس باب میں مشہور ہے اور ابن عباس وہ ثقہ راوی ہیں جن کے حق میں زبان پاک
وحی ترجمان وحق بیان جناب رسالت مآب صلوٰۃ اللہ علیہ و آلہ الاطیاب سے جن کی
شان میں رب العالمین نے فرمایا ہے ماینطق عن الھویٰ ان ھو الا وحی یوحی وارد ہے انہ
کنیف ملی علماً یعنی تحقیق ابن عباس محوطہ ہے پُر از علم یہہ ابن عباس کے بدن نے علم پر احاطہ
کیا ہے بس فتوی ایسے شخص کا محمول برخلاف ہرگز نہیں ہوسکتا سوم روایت مشہورہ خلیفہ

دویم کہ فرمایا انہوں نے متعتان کانتا علیٰ عہد رسول اللہ محرمہما ومعاقب علیہما
متعۃ الحج ومتعۃ النساء او طبری نے جو اعظم اہل سنت سے ہیں کتاب مشیر
میں اس طرح تحریر کیا ہے کہ خلیفہ ثانی فرمودہ ثلث کن علیٰ عہد رسول صلوۃ اللہ علیہ والہ
انا محرمہن ومعاقب علیہن متعۃ الحج ومتعۃ النساء وحی علی خیر العمل ان روایات معتبرہ سے
مشروعیت و اباحت متع کی اور رواج اس کا در عہد جناب رسالت مآب صلوۃ اللہ علیہ
والہ اور عدم ممانعت استعمال اس کی کسی عہد میں سوائے عہد خلیفہ دویم ثابت ہے زیرا
کہ اگر کسی اور عہد میں ممانعت اسکے عمل سے صادر ہوئی ہوتی تو خلیفہ صاحب یہہ نہ فرماتے
کہ احرمہما بلکہ یہہ فرماتے کہ بعد اجراء پھر فلانے عہد میں منع ہو گیا تھا چہارم عینی شارح
صحیح بخاری نے باب غزوہ خیبر میں ابو سعید خدری سے اور جابر ابن عبد اللہ سے روایت
کی ہے کہ وہ کہتے تھے انا تمتعنا الی نصف خلافت عمر حتی منع الناس فی شان عمرو
بن الحریث یعنی ہم دونو متع کرتے تھے تا نصف خلافت عمر کے تا اینکہ منع نمود عمر مردمان را
از متعہ در باب عمرو بن حریث پنجم جلال الدین سیوطی نے تاریخ الخلفا میں جس جگہ اولیات
خلیفہ دویم کا ذکر کیا ہے لکھا ہے اول من حرم المتعہ یعنی عمر وہ شخص ہے کہ جس نے متعہ
کو حرام کیا ہے اس تحریرات سے صاف ظاہر ہے کہ خلیفہ دویم کے منع کرنے سے پہلے
متعہ منع نہیں تھا پس جس فعل کی اباحت بحکم الٰہی عہد جناب رسالت مآب صلی اللہ
علیہ والہ میں ثابت ہو چکی ہو حرام کرنے خلیفہ صاحب سے وہ امر کس طرح حرام ہو سکتا
ہے چنانچہ روایت مشہور ہے عبد اللہ بن عمر کی کہ وہ فتویٰ متعہ کا دیتے تھے کہا اُن سے
لوگوں نے کہ تم فتویٰ جواز متعہ کا دیتے ہو حالانکہ تمہارے باپ نے متعہ حرام کیا تھا کہا عبد اللہ
بن عمر نے کہ جس امر کو خدا اور رسول خدا نے جاری و مباح کیا ہو میرے باپ کے حرام کرنے
سے وہ فعل حرام نہیں ہوتا میرے باپ ناسخ و مجاز تنسیخ حکم خدا و رسول خدا صلی اللہ علیہ
والہ کی نہیں ہو سکتے اور روایات طریق شیعہ سے جو اباحت متعہ میں وارد ہیں وہ یہہ ہیں
محمد بن یعقوب عن عدۃ من اصحابنا عن سہیل بن زیاد و علی بن ابراہیم عن ابیہ جمیعا عن ابن
ابی نجران عن عاصم بن حمید عن ابی بصیر قال سألت ابا جعفر علیہ السلام عن المتعۃ فقال نزلت

[illegible] ہونا فریضہ و استحباب علیکم وہما تو [illegible] تمتع

من بعد الفریضہ عنہ عن محمد بن اسمٰعیل عن الفضل بن شاذان عن صفوان عن ابن مسکان قال

سمعت ابا جعفر علیہ السلام یقول کان علی علیہ السلام یقول لولا ما سبقنی الیہ ابن الخطاب

ما زنیٰ الا شقی القاری عنہ عن محمد بن یحییٰ عن عبد اللہ بن محمد عن علی بن الحکم عن ابان بن عثمان

عن ابی مریم عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال المتعتہ نزل بہا القرآن و جرت بہا السنتہ

من رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ اور بعض روایات اہل سنت کے بھی موافق اس کے

ہیں چنانچہ مسلم نے اپنی صحیح میں عطا سے جو کہ اکابر جماعت سے ہیں جابر بن عبد اللہ انصاری

سے چند حدیث دریافت کئے اُن میں سے ایک یہہ تھا کہ متعہ مشروع و حلال ہے یا نہ کہ حلال

اور حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ نے اُسکو مشروع کیا بحکم آلہی ایضاً مسلم بن حجاج نے

اپنی صحیح میں باسناد خود روایت کی ہے حدثنا الحسن الحلوانی قال حدثنا عبد الرزاق

قال اخبرنا ابن جریج قال قال عطاء قدم جابر بن عبد اللہ معتمراً فجئناہ فی منزلہ

قال سالہ القوم عن اشیاء ثم ذکروا المتعتہ فقال استمتعنا علی عہد رسول اللہ

و ابی بکر و عمر عمدہ دلیل عقلی اباحت متعہ میں یہہ ہے کہ وطی دو قسم پر ہے مشروع و غیر مشروع

مشروع کو عرف عام میں نکاح و غیر مشروع کو زنا کہتے ہیں اگر متعہ قسم نکاح میں نہیں ہے

تو لازم ہے کہ قسم زنا میں ہو نہ یہ کہ نکاح و زنا میں تقابل عدم و ملکہ ہے جس میں واسطہ نہیں

ہوتا بخلاف تقابل [illegible] کہ اس میں واسطہ [illegible] ہے اگر زنا سے ہوتا تو بالضرور

جملہ کبائر میں مشتہر ہوتا بلکہ زنا جملہ کبائر میں سے ہی ہما [illegible] انکہ ابن حجر مکی نے کتاب زواجر

میں [illegible] اپنی [illegible] کبائر کا حصر کیا ہے کسی نے متعہ کو شامل حصر کے

نہیں کیا [illegible] اس کا کبائر میں و عدم شمول اس کا زنا میں عمدہ دلیل اباحت کے

متعہ [illegible] علم اصول [illegible] خلت [illegible] علم حرمت اُسی سے ثابت ہوتی

ہے کما ھو مشہور کل شیٔ مباح حتیٰ یعلم حرمتہ اگر کوئی کہے کہ حرمت اس کی قول خلیفہ

دویم سے ثابت ہے جواب اس کا یہہ ہے کہ حرمت مقابل حلت کے ہونی چاہیے جب کہ حلت

اس کی بنص آلہی سے ثابت ہے حرمت بھی نص آلہی سے ہونی چاہیے قول خلیفہ صاحب کو حرم

اس کا کہتے ہو خود بدلائل مذکور مخدوش ہو چکا مخدوش جا دلیل نہیں ہو سکتا اگر کہا جاوے
کہ صاحب رواجر نے زنا کو جملہ انواع حرمت سے رواجر میں لکھا ہے متعہ کو اسی قسم کا زنا تصور کیا
اپنے زعم میں اس جہت سے متعہ کی تفصیل شامل نہیں کیا جواب اس کا یہ ہے کہ صاحب
رواجر نے جو یہ کتاب رواجر مایۃ الاختلاف فی الکبائر میں لکھی ہے چنانچہ نام اسکا بھی ظاہر ہے
متعہ ایک مذہب مسلمانوں کے نزدیک حلال و مباح ہے اور معمول بہ اور بعضے مذاہب اہل سنت
کے اگرچہ معمول بہ نہیں بلکہ متروک ہے مگر ثبوت حرمت کے چنانچہ تفسیر کبیر و در منثور
وغیرہ سے ثابت ہے پس اس صورت میں مختلف فیہ قرار پایا صاحب رواجر کے نزدیک اگر قطعی
حرام یا مختلف فیہ ہوتا تو البتہ وہ اس کو بھی آفت فیہ میں شمار یا قطعی میں کرتے حالانکہ
کتاب مذکور میں اسکا کہیں ذکر نہیں پس صاحب رواجر کے نزدیک بھی اسکی اباحت میں کچھ
کلام نہیں سوا اس کے ابن قیم نے جو اعلام العلما ہے اور مقتدی جملہ فرق اہل سنت کے
ہیں کتاب تنقید الشیطان میں جملہ اور تمام اقسام خلاف نامشروع و بدعات اور معاصیت
اُن کی اور تدالیس و مکاید شیطانی مفصل تمام و مبسوط کلام منصوص کئے ہیں متعہ کا کہیں ذکر
نہیں کیا اگر متعہ اُنکے نزدیک ناجائز ہوتا تو البتہ متعہ کا منجملہ اُنکے ذکر کرتے و تدالیس و
مکاید شیطانی میں شمار کرتے تو پس ثابت ہوا کہ ان دو عالموں کے نزدیک جن کے تمام اہل سنت
مقلد و پیرو ہیں اباحت متعہ میں شک نہیں ہے **فائدہ** خلیفہ صاحب نے اگر
بنظر کسی مصالح وقت کے متعہ کو منع کیا ہے ہر چند وہ مصلحت ضروری تھی لیکن کسی صورت
مخل مشروعیت متعہ کی نہیں ہو سکتی اس وجہ سے کہ مشروعیت متعہ بحکم خدا اور رسول خدا
صلی اللہ علیہ و آلہ ثابت ہے اور ممانعت تجویز خلیفہ صاحب چنانچہ فرمایا ہے انا محرمہما
قبول ممانعت میں ترجیح مرجوح لازم آتی ہے اور ترجیح بلا مرجح و مرجوح عند الجمہور باطل ہے
پیروی امر باطل کی موجب بیزاری خالق ہے اگر کوئی کہے کہ حضرت علی علیہ السلام کا نسبت
منع متعہ کے ایسا ہی حکم ہے چنانچہ کتاب استبصار میں جو شیعوں کی معتبر کتاب ہے حدیث
موجود ہے جواب اس کا چند وجہ ہے اول یہ ہے کہ یہ اتہام محض ہے دلیل اتہام کی یہ
ہے کہ اگر نسبت متعہ کے حکم حضرت علی علیہ السلام کا ایسا ہوتا تو ابن ہما نذا اعلما و فقہائے دین

مذہب شیعہ کے فتاوی کس صورت اس کی اباحت کے جاری ہوتے اور معمول بہ کیوں ہوتا دویم یہہ کہ کوئی دوسری حدیث ائمہ علیہ السلام سے بھی موافق اس کے صادر وارد ہوتی حالانکہ کوئی حکم ائمہ علیہ السلام موافق اس کے ممانعت میں وارد نہیں ہے تمام احادیث متواترہ کثیرہ سے جواز اس کا ثابت ہے فقط یہی حدیث اُس کے مضمون کی ہے سوم روایت مشہور ہے حضرت علی علیہ السلام سے لولا سبقنی الیہ ابن الخطاب ما زنی الا شقی یہہ نقیض ہے قول خلیفہ دویم کا نقیض بمعنی رفع شئے کا ہوتا ہے اور حدیث استبصار موید قول خلیفہ دویم کی ہے پس لازم آیا اجتماع ضدین سو یہہ محال ہے اور یہہ حدیث لولا سبقنی متواتر ہے اور وہ حدیث شاذ چہارم آنکہ جیسا خلیفہ صاحب نے کسی مصلحت وقتی کے اقتضا سے منع فرمایا تھا درصورت تسلیم اعتبار حدیث استبصار حضرت علی علیہ السلام نے بھی کسی مصلحت وقتی کی جہت سے بیان روایت سماعی کا قطع نظر از تحقیق و تصدیق حدیث کے فرمایا ہو اسی جہت سے جامع حدیث نے اس حدیث کو تصدیق نہیں کیا و معتبر نہیں گردانا چنانچہ لکھدیا ہے اس حالت میں یہہ حدیث قابل سند و محل اعتبار و محل جواز متعہ نہیں ہوسکتے اور احکام مصالح وقتیہ استمراری نہیں ہوسکتی پنجم جواز متعہ آیہ سے ثابت ہے اور عدم جواز روایت سے روایت ناسخ آیہ کی نہیں ہوسکتی **تنبیہہ** عبد ضعیف راجی الی ربہ القوی محمد حسن المشہدی الحائری جامع اوراق معترف بہیچمدانی عرض پرداز ہے کہ شیخ جعفر طوسی علیہ الرضوان صاحب استبصار مابہ الاختلاف الاحادیث والاخبار نے کتاب مذکور میں حدیث حرمت متعہ کو ایراد فرما کے تاویل اُس کی بتقیہ ارشاد فرمائی ہے یہہ مقام محل تردد کا ہے اس وجہ سے کہ کتب محققین امامیہ مثل سید اعلم الہدی سید مرتضی رحمۃ اللہ تعالی علیہ وغیرہم رضوان اللہ علیہم سے ثابت ہے کہ تقیہ رسول صلوۃ اللہ علیہ پر حرام ہے زیراکہ باعث عدم اشاعت حق کا متصور ہے اور امام علیہ السلام پر اختلاف ایسی حقوق میں تقیہ جائز ہے لیکن جو امور ایصال الی اللہ سے عباد مکلفین کو دور رکھیں اُس جگہ تقیہ امام کو جائز نہیں اور عامہ مومنین کو تقیہ اعلی فرق میں جائز ہے جو منکر توحید اور نبوت اور [illegible] آل بیت علیہ السلام کی نہ ہوں مگر نسبت تقیہ بجانب امام علیہ السلام

کیجاوے تو خلاف جمہور علمائے شیعہ و عقائد حقہ اُنکی نیز مستلزم تسلیم حدیث کا ہوتا ہے تسلیم اِس حدیث کے سراسر مخالف مذہب حقہ کے ہے اس دلیل سے کہ حدیث بر جوع و آیہ قرآن مدام راجح ہے۔ موافق اصل مذہب حقہ کے صورت ہذا یعنی تسلیم حدیث میں ترجیح مرجوع لازم آتی ہے سو یہہ باطل ہے بلکہ نسبت تقیہ کے محمول بر تقیہ ہے زیراکہ جو حدیث کہ منسوب بائمہ طاہرین ہو بعد لحاظ رواۃ کے اگر جرح و خلل سے کل رواۃ حدیث پاک ہوں تو اُسوقت تاویل حدیث بدیگر اسلوب جایز الامکان ہے اس سبب سے کہ الزام بر امام علیہ السلام عاید ہوتا ہے جو حدیث نظر براحوال رواۃ قابل اطمینان کے نہیں ہے تاویل کرنا اسکا بدیگر اسلوب جائز نہیں جب حقیر نے رواۃ حدیث کو کتب اسماء الرجال سے مطابق کیا تو کل روات اُس کی ضعیف غیر جید مخالف مذہب پائی چنانچہ خاکسار تصریح ہر شخص کی رواۃ حدیث سے کریگا جب اس حدیث کے راوی مجروح ہوئے تو حدیث کے غیر مسلم عند التحقیق قرار پائی پس ایسی حدیث سند دعوی میں کافی نہیں ہوسکتی تفصیل احوال رواۃ کی بدین منوال ہے اول محمد بن الحسین بن سعید یہہ شخص بدرجہ غایت ضعیف العقیدہ و ضعیف الروایت تھا بعضوں نے کہا ہے کہ غالی تھا کما ورد فی التخلیص محمد بن الحسین بن سعید الصایغ کوفی بنزل فی بنی دھل الوصص ضعیف جدا قبل انہ غال دویم محمد بن احمد بن یحیی یروی عن الضعفا و یعتمد المراسل ولاببالی عن اخذ باطل فی نفسہ طعن یعنے یہہ شخص بذات خود مطعون تھا اخذ باطل میں کچھہ اس کو احتیاط نہ تھا چنانچہ مذکور ہوا سوم حسین بن علوان کوفی مخالف مذہب تھا مراد اس حسین ثقہ تھا وہ بھی جماعت عام میں تھا۔ اور اپنے بھائی حسین کی نسبت جو راوی حدیث ہے ثقہ تھا ور نہ ثقاہت کاملہ اُس میں نہ تھی لیکن اُن کو رغبت و محبت امام علیہ السلام تھی چنانچہ صاحب مخلیص تحریر فرمودہ چہارم عمر بن خالد الواسطی یہہ شخص واسط کے رہنے والا

اہل سنت سے تھا حضرت زید سے اکثر روایت کرتا تھا مگر اُس کو محبت اہل بیت
سے تھا اور بوجہ ثقاہت میں مجہول الحال تھا چنانچہ تنقیح میں مرقوم ہے عمر
بن خالد الواسطی روی عن زید بن علی علیہ السلام کان من رجال العامۃ الا ان
لہ میلا شدیدا ... خصص علی معنی الفقہ ... روی ... باسناد ...

باب دوئم در ارکان واحکام واسباب متعہ اس باب میں
دو فصلیں ہیں

فصل اول

ارکان متعہ میں ارکان جمع رکن ہے رکن
بمعنی لغوی ... تحتیت یا وہ چیز ... پر تکیہ ہو شے ... کا ہو رکن متعہ کے چار
ہیں اول صیغہ دوئم محل سوئم اجل چہارم مہر اگر بعد ان رکن ارکان چار گانہ
سے فرض کیا جاوے تو متعہ عمل نہیں اگر ہو تو ایسے متعہ سے واقع ہو
جس کا کوئی رکن مفقود ہو وہ فعل حرام ہے زنا میں داخل ہے زیرا کہ خلاف
وضع شرعی کے واقع ہوتا ہے ادا رکن اول صیغہ ہے پس صیغہ وہ
لفظ ہے جو شرع نے وضع کیا ہے واسطے صحت وحلت اس نکاح کے وہ دو
لفظ ہیں ایک کو ایجاب کہتے ہیں دوسرے کو قبول ایجاب منجانب زن کے ہوتا
ہے قبول منجانب مرد کے ایجاب کے تین کلمہ ہیں زَوَّجْتُکَ و مَتَّعْتُکَ و
اَنْکَحْتُکَ قبول کے دو کلمہ ہیں قَبِلْتُ و رَضِیْتُ چنانچہ مرد نسبت بروایت
ابان بن تغلب قال قلت لابی عبداللہ علیہ السلام کیف اقول لها اذا
خلوت بها قال تقول اتزوجک متعۃ علی کتاب اللہ وسنۃ نبیہ لا وارثۃ
ولا موروثۃ کذا وکذا یوما وان شئت کذا وکذا سنۃ بکذا وکذا درهما
وتسمی من الاجر ومن الاجل ما تراضیتما علیه قلیلا کان او کثیرا
فاذا قالت نعم فقد رضیت وهی امرأتک وانت اولی الناس بها ایضاً
بروایت ابن بصیر عن تغلب قال تقول اتزوجک متعۃ علی کتاب اللہ
وسنۃ نبیہ نکاحا غیر سفاح وعلی ان لا ترثنی ولا ارثک کذا وکذا
یوما بکذا وکذا درهما وعلی ان علیک العدۃ ایضاً ابن عمران هشام

بن سالم قال قلت کیف یتزوج المتعہ قال یقول اتزوجک کذا وکذا یوماً بکذا وکذا درھماً فاذا مضت تلک الایام کان طلاقھا فی شرطھا ولا عدۃ لھا علیک صورت ترکیب ان الفاظ کی انشاء اللہ تعالیٰ بعد ذکر چار رکن کے بیان ہوگی ✤ رکن دویم محل ہے یعنی جائے وقوع نکاح وہ عورت ہے جس سے نکاح کیا جاوے ✤ شرط اس میں یہہ ہے کہ زوجہ ممتوعہ مسلمان یا اہل کتاب میں سے ہو شامل یہودیہ یا نصرانیہ یا مجوسیہ کے لیکن اُس کو پینے شراب یا کھانے حرام سے منع کرے متعہ جائز نہیں زن بت پرست وزن ناصبیہ معلنہ سے معلنہ کہتے ہیں ✤ اُس کو جو اعلان عداوت کا کرے اور ناصبیہ اُس کو کہتے ہیں جو موالیان اہل سنت سے اظہار عداوت کا کرے مثل خوارج وغیرہ کے جائز نہیں متعہ زن شوہر دار وصاحب عدۃ سے خواہ عدۃ طلاق ہو خواہ فراق از موت ہو وخواہ عدۃ خلع نیز جائز نہیں کنیز کے ساتھ بدون اذن اُس کے مالک کے وزن کنیز سے زن آزاد پر مگر باذن زن آزاد ایسی ہے بھانجی وبھتیجی زن سے مگر باذن زان اور جائز نہیں زن زانیہ سے اور حکم جمع بین الاختین نکاح ومتعہ میں مساوی ہے یعنے جائز نہیں اور جائز ہے جمع بازیادہ از چار زن بلا قید انتہا کے متعہ میں اور مکروہ ہے متعہ بدون ضرورت مروبست بروایت اسمعیل عن الرضا علیہ السلام فی حدیث قال لا ینبغی لک ان تتزوج الا بماھو مومنۃ ان اللہ عزوجل یقول الزانی لا ینکح الا زانیۃ او مشرکۃ و الزانیہ لا ینکحھا الا زان او مشرک وحرم ذلک علی المومنین ابیضاً منہ انہ سال عن المتعہ فقال لا ینبغی لک ان تتزوج الا بمومنۃ او مسلمۃ ایضاً اسمعیل بن سعد الاشعری قال سئلتہ عن الرجل یمتع من الیھودیۃ والنصرانیۃ قال لا اری بذلک باسا قال قلت فالمجوسیۃ قال ✤ **فائدہ** ان دونوں حدیثوں میں تعارض واقع ہے موجب تعارض مختار فائت روات اور کوئی امر نہیں ایسے مقام میں حکم رجحان پر ہوتا صادر ہوتا ہی اس خاندان کے

تحقیق میں جواز کو ترجیح حاصل ہے دو دلیل سے اول یہہ کہ جواز میں دو حدیثیں وارد ہیں اور عدم جواز میں ایک ساذ حکم ہے دویم جواز میں حکم دو امام علیہما السلام کا منفق ہے اور عدم جواز میں ایک امام کا حکم ہے لہذا شیخ جعفر طوسی علیہ الرحمتہ نے محمول بر کراہت کیا ہے عند تمکین غیر مجوسیہ و با عدم تمکین غیر مجوسیہ جابر تصور فرمایا ہے چنانچہ استبصار میں مفصل بیان ہے لیکن نظر بتطبیق فیما میں حکمیں ممکن ہے کہ ممانعت نسبت مجوس بہ اشتباہ کے وارد ہوئی ہو چونکہ یہہ امر یقینی نہیں ایسے مقام میں استنباہ نسبت روایت کے ہی ہوتا ہے لہذا ملاحظہ احوال روات کا ضرور ہوا چنانچہ خاکسار نے کتب رجال سے روات کو جو دیکھا تو تینوں حدیثوں کے راوی ثقہ پائے مگر محمد ابن سنان کہ یہہ مختلف الاحوال ہے ہرچند ضعف کو نسبت اس کی رجحان ہے مگر بنظر تصدیق محقق اول علیہ الرحمتہ صحت ان دو احادیث میں کچھہ شبہ نہیں چنانچہ شرائع میں فرمایا ہے علی اشہر الروایتیں وہ جو بعضے حضرات جواز متع میں زن مجوسیہ کے ساتھہ توجہ عدم شہرت کتاب مجوس و نا معلوم ہونے سے ان کی مجوس کو منجملہ کفار غیر کتابیہ شمار کر گفتگو کرتے جواز میں قابل التفات کے نہیں بامن دلیل کہ یہہ امر مسلم مذہب حقہ امامیہ کا ہے کہ علماے امامیہ رضوان اللہ علیہم کسی مسئلہ میں بدون ثبوت ساز نص اپنی رائے کو دخل نہیں فرماتے جیسا کہ جناب نبی صلوۃ اللہ علیہ و آلہ کوئی کلام بدون وحی الہی کے ارشاد نہیں فرماتے یہی نص ما ینطق عن الہوی ان ہو الا وحی یوحی شاہد اس مقال کی ہے نیز علمائے امامیہ رضوان اللہ علیہم الرحمتہ والرضوان نے مجوس کو شامل اہل کتاب کیا ہے چنانچہ شرائع میں محقق اول نے فرمایا ہے۔ فلیشترط ان تکون الروضہ مسلمۃ او کتابیۃ کالیہودیۃ والنصرانیۃ والمجوسیۃ علی اشہر الروایتین ۱۰ انتہی

پس بنظر تحقیق محقق اول علیہ الرحمتہ کی گفتگو کو اس امر میں مجال گنجائش نہیں ثانیا حیات القلوب میں حیات علامہ مجلسی علیہ الرحمتہ کی بروایت

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام مجوس کو منجملہ اہل کتاب شمار کیا ہے اور نبی اُن
کے نام جا ماسب تحریر فرمایا ہے پس در صورت تسلیم ابن حدیث کوئی محل
اعتراض کا نہیں جناب ہادیانا و مقتدانا مولوی ابوالقاسم دام اللہ بقائکم
نے اپنے رسالہ برہان المتعہ میں اولویت ترک کو مطلق تحریر فرمایا ہے اگر مقید
بشرط عدم میسر غیر مجوسیہ کے فرماتے تو اولیٰ تر تھا جیسا کہ شیخ جعفر طوسی علیہ الرحمۃ
نے ارشاد فرمایا ہے زیراکہ ماخذ مطلق اولویت ترک کا کسے معلوم نہیں و مروی بروایت
اسحق الخذاعن محمد بن الفیض قال سئلت اباعبد اللہ علیہ السلام عن المتعۃ فقال
نعم اذا کانت عارفۃ الی ان قال و ایاکم والکواشف والدواعی والبغایا
وذوات الازواج قلت ما الکواشف قال اللواتی یکاشفن وبیوتھن
معلومۃ ویؤتین قلت فالدواعی قال اللواتی یدعون الی انفسھن
وقد عرفن بالفساد قلت فالبغایا قال المعروفات بالزنا قلت فذوات
الازواج قال المطلقات علی غیر السنۃ ایضاً بروایت ابی نصیر عن الرضا
علیہ السلام قال سئلتہ یمتع بالامۃ باذن اھلھا قال نعم ان اللہ
عزوجل یقول فانکحوھن باذن اھلھن ایضا بروایت اسمعیل قال
سئلت ابا الحسن ھل للرجل ان یتمتع من المملوکۃ باذن اھلھا ولہ
امرأۃ حرۃ قال نعم اذا رضیت الحرۃ قلت فان اذنت الحرۃ یمتع قال
نعم ایضا بروایت یزید عار سئلت امام الحسن علیہ السلام عن المتعۃ
فقال ھی حلال مباح مطلق لمن لم یغنہ اللہ بالتزویج فلیستعفف
بالمتعۃ فان استغنی عنھا بالتزویج فھی مباح لہ اذا غاب عنھا و
بروایت الحلبی عن بکیر بن محمد فقال لا و بروایت محمد قال سئلت
ابا الحسن عن المتعۃ اھی من الاربع فقال لا و بروایت زرارۃ عن
ابیہ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال ذکرت لہ المتعۃ اھی
من الاربع فقال تزوج منھن الفا فانھن مستاجرات والصاعن

زرارہ بن اعین قال قلت ما یحل من المتعہ قال کم شئت وبروایت
ابی نصر عن ابی الحسن علیہ السلام قال سألتہ عن الرجل یکون لہ
اسراۃ ھل یتزوج باختہا متعہ قال لا رکن سوم اجل ہے یعنی
ذکر متعہ میں یہہ شرط ہے متعہ میں اگر ذکر اس کا صیغہ میں نہ کیا جاوے تو نکاح
دائمی منعقد ہو جاویگا موافق مذہب شیخ وابن براج وابن صلاح وسید وابن زہرہ
ومحقق اول صاحب شرایع کی لو توھم من حدیث عبد اللہ بن سنان
اور ابن ادریس وعلامہ بطلان عقد کی جانب گئے ہیں اس لئے کہ اجل شرط صحت
متعہ سے بھی باخلال بشرط مبطل مشروط کا ہوتا ہے و بو توھما بروایت زرارہ
پایہ ہو جیسی کرتا ہے خاکسار مولف رسالہ کہ قول اخرین راجح ہے اس دلیل
سے کہ نکاح دو قسم ہے دائم اور منقطع فیما میں دونو قسموں کی نسبت بنا لبین نسبت
ایجاب وسلب ہے جس میں واسطہ نہیں ہے اور امر متبائن فیما میں نکاح میں
شرط اجل ہے چونکہ رفع شئے موجب ثبوت ضد شئے کا ہوتا ہے جس صورت
میں شرط اجل رفع ہوئی ضد اُس کی کہ بطلان عقد ہی لازم آیا مولف کے نزدیک
زمرہ اولیین کے انعقاد نکاح سے نکاح دائمی ہونہ نکاح منقطع گو کہ بعد
اس کے غیر لاحق ہو بر اس کہ اجل کا معین ومحفوظ ومحدود ہونا شرط ہے ہر چند کہ
نکاح منقطع میں جس کی مدت اجل مدت عمر تک ہو محدود ہونے میں شک
نہیں لیکن یہہ مدت معین بسنین وشہور وایام نہیں حالانکہ بدین صفت
اجل کا موصوف ہونا شرط ہے اور قول اخرین کے مراد بطلان عقد سے شاید
عقد منقطع ہو جو فا نحن فیہ ہے نہ نکاح دوام اور قلت وکثرت مدت کا کچھ اندازہ
مقرر نہیں جس قدر پر دو رضا ہوں خواہ روز منہی خواہ سال مثل اس کی کہ
متعہ کیا یعنے اُسوقت سے تا زوال یا غروب یا دو روز یا ایک ماہ یا دو سال چنانچہ
ہشام بن سالم سے روایت ہے قال قلت لابی عبد اللہ علیہ السلام
تزوج المراۃ متعہ . . . منہ قال فقال ذالک اشد علیک ترثہا

وتریک. ولا یجوز لک ان تطلقها الا علی طهر وشاهدین قلت اصلحک اللّٰہ
فلیعت تزوجها قال ایاما معدودة بشی مسمی مقدارها تراضیتم فاذا مضت
ایامها کان طلاقها فی شرطها ولا نفقة ولا عدة لها علیک
الحدیث ۱۲ واجب ہے عدت پر ہوتا ہے مدت کا جس قدر اجرائی پائی جاوے
اگر بعد اجرائے صیغہ وجمع شرائط کے موافقت تا انقضائے مدت متروک
رہی اس صورت میں جو اجرہ قرار پائیگا لازم ہوگا ادا اُسکا خواہ موافقت
اُس مدت میں واقع ہو خواہ نہ ہو اور انفکاک متعہ میں طلاق ضرور نہیں بدون
طلاق کے بعد انقضائے مدت کے علیحدہ ہوجاویگی چنانچہ ہر دو نسبت بروایت
محمد بن اسمعیل عن ابی الحسن الرضا علیہ السلام قال قلت له الرجل یتزوج
المرأة متعة سنة او اقل او اکثر قال اذا کان شیئا معلوما الی اجل معلوم
قال قلت وتبین بغیر طلاق قال نعم **فائدہ** عرض کرتا ہے خاکسار کہ
مفہوم اکثر احادیث واحکام فقہا کا یہہ ہے کہ وضع کرنا اجرہ کا بقدر مدت
ترک موافقت جایز ہے چنانچہ رکن چہارم ذکر مہر میں بیان ہوگا معہ انکے
گمان نہ ہو کہ ان دونو مسئلوں میں تعارض واقع ہے زیراکہ حکم اداے اجرت
مدت ترک موافقت کا اُس صورت میں ہے جو ترک بحالت اختیاری مثل عمد
کے یا بحالت اضطراری مثل مرض یا حبس کے منجانب شوہر واقع ہو اور حکم
وضع اجرہ اُسی صورت میں کہ بحالت اختیاری ہو یا اضطراری مثل نشوز
منجانب زن کی ظہور میں آوے چنانچہ متع وقت مدت حیض کا دلیل صریح
ہے **رکن چہارم** مہر ہے یہہ شرط ہے عقد متعہ میں کہ مقرر کیا جاوے
بدون تقرر مہر کے عقد باطل ہوگا بخلاف نکاح دائمی کے کہ اس میں اگر تعیین نہ ہو
تو مہر مثل قرار پاویگا نکاح باطل نہ ہوگا نیز شرط یہہ ہے کہ مہر ملک اس شخص کی
ہو جو نکاح کرتا ہے اور قبضہ میں اُس کے ہو یعنی تاکہ اُسکے پاس موجود ہو نہ مثل
اس کے کہ اس کا قرضہ کسی کے ذمہ ہو اُس قرضہ کو جو مہر میں حوالہ منکوحہ کے

کر دے نیز شرط ہے کہ مہر میں کسی طرح کا اہمال نہ ہو یعنے معلوم ہو ساتھ وزن کے
یا کیل کے یا عدد کے یا وصف کے یا معلوم ہو ساتھ مشاہدہ کے مثل وزن
جو کے اسقدر پیمانہ فلاں جنس کا یا عدد میں اسقدر روپیہ یا فلانی قسم کا لباس
یا بہہ اسپ یا رخت جو روبرو ہے مقدار مہر کے شرع میں نہیں ہے خواہ کم ہو
خواہ زیادہ حتّیٰ کہ یکمشت جو یا خرما وغیرہ اجناس لیکن شرط ہے کہ قیمت اُس جنس
کی ہو سکے اور لازم ہے ادا کرنا مہر کا ساتھ عقد کے غیر ماجل یعنے فوری بخلاف
نکاح دوام کے کہ اُس میں مہر ماجل یعنے دوسرے وقت مہر ادا کیا جاوے اور
غیر ماجل بھی اگر شوہر قبل از دخول مدت معین منکوحہ کو بخشدے تو واجب ہوگا ادا کرنا
نصف مہر کا اگر بعد دخول کے بخشے تو تمام مہر قرار پاویگا مگر ساتھ شرط وفائے مدت
کے منجانب زن کی سے اگر بعض مدت میں دخول کیا ہو تو اُسی قدر مدت کا مہر
کل مہر میں سے ادا کرنا واجب ہے باقی کو مختار ہے چاہے ادا کرے چاہے
وضع کرے لیکن ایام حیض وضع نہیں کر سکتا چنانچہ مرویست بروایت عمر
بن حنظلہ قال قلت لابی عبد اللہ علیہ السلام اتزوج المراۃ شہرا بشی
مسمی فتاتی بعض الشہر ولا تفی ببعض قال یحبس عنہا من صداقہا
مقدار ما احتبست عنک الا ایام حیضہا فانہا لہا اگر بعد عقد کے فساد
نکاح ظاہر ہوا اس کی کہ وہ عورت صاحب زوج ہو یا خواہر زوجہ سابق ناکح کی
یا مادر اُس کی زوجہ کی ہو مثل اس کے کوئی امر موجب فسخ کا ہو اگر یہہ فساد
قبل از دخول ظاہر ہوا ہو دریں صورت مہر کا دینا لازم نہیں اگر ادا کر دیا ہو واپس
لینا لازم ہے اگر بعد دخول کے ظاہر ہوا ہو اور عورت مہر لے چکی ہو اُس کا واپس
لینا نہیں لازم اس صورت میں اگر بعض مہر ادا کر دیا ہو اور بعض باقی ہو تو
جو کچھ لے چکی ہے وہ حق اُس کا ہے جس قدر باقی ہو اُس کا مطالبہ نہیں کر سکتی
چنانچہ مرویست بروایت حفص بن البختری عن ابی عبد اللہ علیہ السلام
قال اذا بقی علیہ شیء من المہر وعلم ان لہا زوجا فما اخذ نسیئتہ

فلهما بما استحل من فرجها ويحبس عليها ما بقي عندنا [illegible] اور جایز ہے ایک عورت سے کئی دفعہ متعہ
کرنا خواہ بطریق ازدیاد مدت کے خواہ بعد تمامی مدت از متعہ دیگر جیسے کہ مرویست بروایت [illegible]
عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال لا تکون متعة الا بامرین اجل مسمی واجر مسمی وبروایت
زرارہ عن ابی جعفر علیہ السلام قال قلت له الرجل یتزوج المتعة وتنقضی شرطها ثم یتزوجها رجل آخر حتی بانت
منه ثم یتزوجها الاول حتی بانت منه ثلثا وتزوجت ثلثة ازواج یحل للاول ان یتزوجها قال نعم کم شاء
لیس هذه مثل الحرة هذه مستاجرة وهی بمنزلة الاماء [illegible] مسئلہ اگر کسی شخص
نے بعد متعہ یعنی اجرائے صیغہ کی مدت متعہ زن ممنوعہ کو خواہ قبل از دخول خواہ بعد
از دخول معاف کردی ہو بعد معاف کرنے مدت [illegible] کے پھر رجوع کرنا اسکو جایز نہیں ہے
مدت میں جو باقی ہے [illegible] چنانچہ مرویست بروایت علی بن رئاب قال کتبت الیه اسأله عن رجل
تمتع بامرأة ثم وهب لها ایامها قبل ان یفضی الیها او وهب لها ایامها بعد ما افضی الیها
هل له ان یرجع فیما وهب [illegible] فوقع لا یرجع [illegible] متعہ میں شہادت واعلان
کچھ ضرور نہیں البتہ مستحب ہے واسطے رفع اشتباہ فجور کے اور کافی ہے شہادت متعہ
میں واسطے رفع اشتباہ [illegible] بروایت
مغیرہ قال سالت ابا عبد اللہ علیہ السلام [illegible]
[illegible] وارث پانا ترکہ زوج میں [illegible] زوجہ کو [illegible] زوج کو ثابت نہیں
مگر [illegible] وقت نکاح کے موارثت کے شرط [illegible] نکاح دوام کے کہ اس میں
واسطے موارثت کے ضرورت شرط [illegible] نکاح [illegible] تا حیات کافی
ہے موارثت کے واسطے چنانچہ مرویست بروایت [illegible] عن ابی الحسن الرضا
علیہ السلام قال تزویج المتعة نکاح بمیراث ونکاح بغیر میراث ان اشترط کان
وان لم یشترط لم یکن [illegible] طوسی علیہ الرحمة
کے نزدیک نفی توارث لوازم متعہ میں سے ہے [illegible] شرط توارث کے [illegible]
شرط [illegible] ثبوت توارث [illegible] استبصار [illegible] اختلاف الاخبار
میں فرمایا ہے لان الوجه فیما [illegible] بینهما سواء [illegible] المیراث [illegible]

لان وجوہ الاحکام اللازمۃ فی الاسلام منفی التوارث وانما یحتاج ثبوت التوارث الی شرط

پس تمام پر تصریح اس امر کی ضروری ہے کہ اطلاق زوجہ بحقیقت [illegible] زوجیت و تشبیہ

موقوف نہ پڑنا وہی سبب ہے جیسا کہ زن فراق سے متبادر ہے اب [illegible] تشبیہ [illegible] اثر نہ

منکوحہ شیہ ماجل یعنے دوام کے کا ہم ہو واضح ہو کہ نعمت [illegible] مدت [illegible]

اور زوج بمعنی جفت مذکور کی بمعنی تاکید کے اور واحد ملا قطعاً [illegible] بمعنی [illegible]

[illegible] اسی جہت سے جو تصرف زوجہ [illegible] احکام

شرعیہ سے موافقت پر لفظ زوجیت کا اس پر اطلاق نہیں پایا اور [illegible] ثبت فیما بینہم

[illegible] علاوہ اس کے علت عدم موارثت منکوحہ موقت کے وقوع قطع تعلق کا سبب

[illegible] اختیاری ہے کہ عام ہے کہ وہ سبب اختیاری قبل [illegible] اتفاقاً

یا بعد میں اتفاقاً واقع ہو مثال اول کی مدت [illegible] مثال ثانی کی طلاق

و خلع ہے ہر چند موت بھی سبب قطع تعلق [illegible] بوجہ غیر اختیاری ہونیکے موجب

منع ارث کا نہیں ہو سکتی منع ارث کے [illegible] قطع تعلق کا اختیاری ہونا شرط

ہے [illegible] نکاح دوام میں سبب اختیاری قطع تعلق [illegible] بعد عقد نکاح کے

[illegible] واقع ہوا ہے شارع نے منع ارث کو [illegible] جہت سے بر وقوع سبب کے

تجویز کیا ہے اور نکاح متعہ میں سبب اختیاری قطع تعلق یعنی [illegible] انقضائے

مدت متعہ [illegible] مذکور خاطر ہوتا ہے شارع نے منع ارث کو اس نکاح میں قبل

تجویز لیا ہے اس وجہ سے کہ سبب قطع تعلق [illegible] از مناکحت [illegible]

اولاد [illegible] لاحق ہوگی صاحب فراش کی یعنے ناکح کے ہر چند وقت عقد

کی شرط عدم لحوق کی [illegible] اور عزل بھی عمل میں آوے باوجود شرط عدم لحوق و عزل

ورثہ پانیکی ترکہ پدری سے مستحق ہوگا بوجہ عدم لزوم شرط کے بعلت بطلان اس شرط

زیرا کہ یہ شرط خلاف احکام شرعیہ کے ہے جو امر کہ خلاف شرع کے ہوتا ہی باطل ہے

[illegible] باطل نافذ نہیں ہوتی وہ ولیست بروایت مسلم عن ابی عبد اللہ علیہ السلام سے

حدیث فی المتعۃ قال قلت ارایت ان حبلت فقال ہو ولدہ ایضاً اسمعیل بن بزیع

قال سأل رجل ابا الرضا علیہ السلام وانا اسمع عن الرجل یتزوج المرأة متعة ویشترط علیها ان لا یطلب
ولدها فتاتی بعد ذلک بولد فینکر الولد فشدد فی ذلک فقال یجحد وکیف یجحد اعظاما لذلک
قال الرجل فان اتهمها قال لا ینبغی لک ان تتزوج الا مؤمنة

عدہ متعہ کا چہل و
پنج روز ہیں یعنے اگر زن بعد انقضائے مدت متعہ کے دوسرا متعہ دیگر شخص کے
ساتھ کرنا چاہئے تو لازم ہے اسکو چہل و پنج روز کا عدہ رکھے بعد عدہ کے متعہ
دوسرا کرے اس وجہ سے کہ عدہ طلاق زن آزاد مستقیمة الحیض تین مہینہ ہیں یا
تین طہر اور عدہ کنیزان اور معاف کا نصف اسکا ہے پس زن ممنوعہ بمنزلہ کنیز کے
متصور ہے ایسے احکام میں عدہ بھی اس کا مثل عدہ کنیز کے ہونا لازم ہے
چنانچہ مرویست بروایت زرارہ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام انہ قال ان کانت تحیض فحیضة
وان کانت لا تحیض فشهر ونصف ایضا بروایت ابی عمیر عن ابی الحسن الرضا علیہ السلام
قال قال ابو جعفر علیہ السلام عدة المتعة خمسة واربعون یوما والاحتیاط خمسة واربعون
لیلة اگر مرد بعد عقد متعہ کے فوت ہو جاوے مدت متعہ ہی میں یا بعد مدت تو عورت
کو لازم ہے عدہ وفات رکھنا وہ چار ماہ دس روز ہیں اور عدہ وفات آزاد و کنیز میں
تفاوت نہیں دونوں مساوی ہیں چنانچہ مرویست بروایت عبد الرحمن بن الحجاج
قال سألت ابا عبد اللہ علیہ السلام عن المرأة یتزوجها الرجل متعة ثم یتوفی عنها هل علیها
العدة فقال تعتد باربعة اشهر وعشرا

نفقہ وسکنی زن ممنوعہ کا مرد پر واجب نہیں علی ہذا القیاس قسمت
بھی مستور بخلاف نکاح دائمی کے کہ اس میں نفقہ وسکنی وقسمت واجب ہے مرد پر بشرط تمکین وعدم نشوز
چنانچہ مرویست بروایت ہشام بن سالم عن ابی عبد اللہ علیہ السلام فی حدیث فی المتعة قال ولا نفقة ولا عدة
علیک و [illegible] عن ابی عبد اللہ علیہ السلام [illegible] اقسم [illegible]
الطلب والمکث ولا عدة لک علیها

عزل زن متمتع بہا کا جائز ہے بخلاف
زن منکوحہ کے کہ عزل زن ناجائز ہے چنانچہ مرویست بروایت محمد بن
مسلم قال سألت ابا عبد اللہ علیہ السلام عن العزل فقال ذلک الی الرجل یصرفہ حیث
شاء

جائز ہے تجدید متعہ ہر دو بعد انقضاء عدہ کے متعہ کرنیوالے کو

زن ممنوعہ کے ساتھ چنانچہ مرویست بروایت عبد الرحمن بن ابی نجران و احمد بن ابی نصر
قال لا باس ان تزوجها و تزیدها اذا انقطع الاجل فیما بینکما تقول لها استحللتک باجل آخر
برضا منها ولا یحل ذالک لغیرک حتی تنقضی عدتها و بروایت ابی بصیر قال لا باس ان یتزوج الرجل المراۃ متعۃ ثم یجدد
علیها عند انقضاء فاذا اراد هو ان یتزوجها لم یکن علیها عدۃ یتزوجها اذا شاء جائز ہے ایک عورت سے کئی مرتبہ
متعہ کرنا زن ممنوعہ بعد سیوم مرتبہ کے حرام نہیں ہوتی مثل نکاح کے کہ بعد تین مرتبہ
کے نکاح ایک شوہر سے پھر حرام موبد ہو جاتی ہے و مرویست بروایت از زرارہ
عن ابی جعفر علیہ السلام قال قلت له الرجل یتزوج المتعۃ و ینقضی شرطها یتزوجها رجل آخر حتی
بانت منه ثم یتزوجها الاول حتی بانت منه ثلاثا و تزوجت ثلثۃ ازواج یحل للاول ان یتزوجها
قال نعم کم شاء لیس هذه مثل الحرۃ هذه مستاجرۃ و هی بمنزلۃ الاماء و بروایت علی بن الحکم
عن ابی عبد اللہ علیہ السلام فی رجل یتمتع من المراۃ مرات قال لا باس یتمتع منها ما شاء
ہے اگر زن بالغہ رسیدہ منع کرے ولی اس زن کو اعتراض لازم نہیں ہر چند باکرہ ہو
چنانچہ مرویست بروایت سعدان بن مسلم عن رجل ابی عبد اللہ علیہ السلام قال لا باس بتزوج
البکر اذا رضیت بغیر اذن الولیا ایضا باسنادہ عن ابی سعید عن الحلبی قال سألته عن التمتع من البکر اذا کانت
بین ابویها بلا اذن ابویها قال لا باس ما لم یفتض ما هناک لتعف بذلک اور بعض روایت سے
کراہت جواز منع میں باکرہ سے بدون اذن باپ اسکے کے ثابت ہے چنانچہ بروایت
ابی نصر عن الرضا علیہ السلام قال البکر لا تزوج متعۃ الا باذن ابیها و بروایت حفص بن البختری
عن ابی عبد اللہ علیہ السلام فی الرجل یتزوج البکر متعۃ قال یکرہ للعیب علی اهلها عرض کرتا ہے مولف
کہ مفہوم ان دونوں حدیثوں میں کچھ تعرض نہیں مآل ان دونوں کا واحد ہے ہر چند تلفظ میں
اندک تفاوت ہے اور روایت ہی انکی تفقہ میں مگر محمد بن احمد مخدوش ہے اس مقام پر
مخدوش ہونا اس کا کچھ قادح مقصود نہیں ہے آخر دعونا الحمد للہ العلی العظیم علی نعمائہ العمیم
و افضالہ الجسیم و نصلی علی محمد و آلہ الکریم قد فرغت من تسوید هذه المسودۃ تاسع من الصوم من
شهر ... من سنۃ الالف و ... من هجرۃ النبی ... علی مهاجرها ...

دستخط

اجـــــــازه

مؤلف رسالہ ہذا کو جو منجانب علمائے عصر حاصل ہے

بنا بر اظہار وثوق اعتبار مولف شامل طبع

رسالہ ہذا کر دیا معہ ترجمہ کی بزبان اردو

تاکہ بینندگان رسالہ ہذا احوال

مصنف سے مطلع ہو کے

رسالہ ہذا کو مستند

سمجھیں

بســــــم اللہ الرحمن الرحیم

اَلحَمدُ لِلّٰہِ الَّذی جَعَلَ الصَّلوٰۃَ معراجًا للمومنین وتقربًا

جمیع حمد ثابت ہے واسطے اُس اللہ کے جس نے گردانا نماز کو معراج واسطے مومنین کے اور نزدیکی واسطے

للمتقین واقامتها بالجماعة من افاضل سُنن الدّین وقد اشار

پرہیزگاروں کے اور قائم کرنا نماز کا ہمراہ جماعت کے بزرگترین سنتہائے دین سے ہے بتحقیق اشارہ کیا ہے

الیها سبحانهٗ فی کتابه المبین بقوله تعالٰی واركعوا مع

طرف اُس امر کے اللہ پاک نے کتاب اپنی میں جو روشن ہے ساتھ قول اللہ تعالٰی کے یعنے نماز پڑھو تم ساتھ

الراكعین والصلوٰة والسلام علٰی نبیّنا افضل المرسلین وآله

نماز پڑھنے والوں کے اور درود اور سلام نبی ہمارے پر جو افضل مرسلین کے ہے اور آل انکی

البررة الطّیّبین الطّاهرین اما بعد فانّ صلوٰة الجماعة

پرہیزگار اور طیب اور طاہرین بعد حمد و صلوٰۃ کے پس تحقیق نماز جماعت کی

وصلت فی الاشتهار الٰی حدٍ لا یكاد یخفٰی علٰی اُولو الابصار

پہنچی ہے شہرت میں طرف ایک حد کی کہ نہیں رہی پوشیدہ صاحبان بینائی پر

ثم لا یعزب عن الاخوان فی الدّین وموالی المعصومین

بعد ازاں پوشیدہ نہیں برادران دینی سے اور دوستان آئمہ معصومین

المتبحر بان السيد الخطيب الاديب المتوقد ...

بتحقیق سید صاحب نسب و صاحب حسب خطیب صاحب ادب افروختہ کردہ شدہ

الاديب الاريب ذي الطبع النقاد الذهن الصائب الكامل الجامع

صاحب ادب ... صاحب طبع روشن اور صاحب ذہن ... ارشد ...

في حيازة العلوم الدينية والراقي في درجات المعارف اليقينية

غواص علوم دینی اور چڑھنے والا درجات معارف یقینی کا

الموفق من الموفق الجليل المتعال للاجتهاد في الامور الدينية

توفیق دادہ شدہ توفیق دینے والے بزرگ و بلند سے واسطے کوشش کے امور دینی میں سے اور نیک

من الاعمال المجتهد في تحصيل مرضاة الله الخفية

عملوں میں سے ہمیشہ کوشش کرنے والا حاصل کرنی خوشنودی پنہانی خدا بخشندہ کے

العاكف في معابده بالليل والنهار سلالة الفضلاء الاكرام

نشیننده جائے عبادت اپنی میں شب و روز برگزیده فاضلان بزرگ کا

نقاوة النجباء العظام نخبة امناء الزمن المكرم [illegible]

برگزیده نجیبان بزرگ کا بزرگ امینان زمانہ کا صاحب و صاحب بزرگی

جناب السيد محمد حسن رقاه الله المتعال الى ذروة الاعلى

جناب سید محمد حسن بلند کرے اس کو اللہ تعالیٰ طرف بلندی [illegible] کے

ووقاه حوادث النهار والليل بالحضرة نبي الله صلى الله عليه وآله

نگاہ رکھے حادثات روز و شب سے بطفیل نبی درود اللہ کا آپ پر و آل

عليهم الصلوة خير الآل فلما ظهر لي من تحقيقه ... من

ان کی پر درود جو بہتر ہیں آل بتحقیق [illegible] ظاہر ہوا

الآثار اخبار بعض الاخيار اتصافه بالصفات [illegible] و

اور خبر دینی بعض [illegible] موصوف ہونا اس کا ساتھ [illegible]

استجماعه للمناقب الحسنة والصفات [illegible]

[illegible] اور صفات [illegible]

والاخلاق الکریمة والفضائل السنیة فهو المجاز فی امامة الجمعة

اور اخلاق بزرگ کے اور فضیلتاں محکم کے پس وہ مجاز ہے قائم کرنے نماز جمع

والجماعات وان یومن اراد الاقتداء به فی فرائض الصلوٰة واوصیه

اور جماعت کا اور یہہ کہ امام کریں اسکو جو کوئی چاہے پیروی اسکی فرائض نماز میں اور نصیحت

بما اوصیٰ منه التقویٰ وانها هی العروة الوثقیٰ وعلیه بمراعاة الاحتیاط

کرتا ہوں میں اُسکو ساتھ ہمیشہ پرہیزگاری کے پس تحقیق پرہیزگاری جائے محکم ہے او اُسپر ہے نصیحت ساتھ رعایت کھی حتیاط

فی کل باب فانه یوجب الفوز والنجاة یوم القیٰمة وهو المحسان آخر

ہر ایک بیچ بیس احتیاط واجب کرتا ہے پہنچے نجات کو روز قیامت کے پس آخر

دعوٰنا ان الحمد لله رب العٰلمین وصلی الله علیٰ نبینا واله

دعویٰ ہمارا یہہ ہے کہ تحقیق حمد ہے واسطے اللہ کے جو پروردگار عالم کا ہے اور درود اللہ کا نبی ہمارے پر اور ال

الطاهرین نمقه العاصی الضعیف الراجی غفران الله

طاہرین پیچھے پر لکھا اُسکو گنہگار ضعیف امیدوار بخشش اللہ تعالیٰ

القوی خادم الشریعة المصطفویة السید المصطفیٰ المدعو

قوی سے خادم شریعت مصطفوی کا سید مصطفیٰ مشہور

۸
بمیر آغا النقوی

ساتھ میر آغا کے تقوی

سنہ ۱۲ ھ
سید محمد ہادی
ابن عمدة العلما
سید مصطفیٰ

خاتمہ رسالہ جو بنام نامی واسم گرامی علت موجبہ تحریر اس رسالہ کے اختتام پایا

بسم الله الرحمٰن الرحیم

الحمد لله الذی جعل التوفیق اسباب النجیبة ومسارح

التصدیق والصلوٰۃ علےٰ خیر المرسلین الذی ھو باعث ایجاد والتکوین کما قال اللہ جل جلالہ لولاک لما خلقت الافلاک وآلہ الطیبین الطاھرین الذین ھم الائمۃ المعصومین صلوٰۃ اللہ علیھم اجمعین الیٰ یوم الدین ؏

کہ درین زمان سعادت وفرحت تواماں این رسالہ بحسن تائید رشید وامداد مفید شیر بیشۂ شجاعت وفتوت مصارع میدان سخاوت ومروت متکی مسند ریاست وایالت صدر سریر حکومت وسیاست صاحب توفیق جزیل وقدر جلیل ووضع جمیل ومراتب نبیل مجمع محامد رفعت واقبال کہف المومنین عماد الاسلام والمسلمین زبدہ عمائد دوراں قدوہ اراشد زمان خان والاشان ذی وجیہ الامکان سلالہ اماجد اطیاب نواب مستطاب محمد احسن علیخان صاحب بہادر لا زالت شموس اقبالہ من افلاک الدوران صورت تحریر وتسوید پذیرفتہ بخوبی تمام واسلوبی مالاکلام باسم سامی ونام گرامی شان انجام واختتام یافت امید کہ مقبول نظر فیض اثر جناب ممدوح گردیدہ مفید ہر خاص وعام گردد۔ بالنبی وآلہ الامجاد صلوٰۃ اللہ علیھم الیٰ یوم التناد

تاریخ طبع و تالیف رسالہ

منجانب منشی عبداللطیف صاحب ٹھیکہ دار متوطن قصبہ انبہٹہ ضلع سہارنپور حال مالیرکوٹلہ

وصف کیا ہووے اُس کتابت کا
ہو سند ہیں جو آیت مصحف
آئی تو سامنے . . زا دیکھیں
گر نہ پاسنخ ہیں ایسی آیت ہو
یہہ مولف کا دیکھو حسن خیال
بے مشقت یہہ نص قرآنی
جانی قرآن نہ مانی کوئی حدیث
آیا جو دل میں کہدیا فی الفور
دیکھہ لو سیر کرکے دُنیا کی
ہو گیا ہے حلال جو تھا حرام
کار دُنیا میں ایسے ہیں مخبوط
اس رسالے کا جو مصنف ہے
مسئلہ بھی کہیگا صاف وہی
آبرو اُس کی خاک میں ملجائے
مت نہیں ہے تو جانور ہے وہ

ہو محول بھلا جو آیت کا
کیوں نہ دعویٰ ہو شان و شوکت کا
زعم ہو جس کو اُس کی حرمت کا
پھر ٹھکانا نہیں ہے خفت کا
بیٹھی بٹھلائی کام ہمت کا
کام آساں ہوا ہے خلقت کا
قید مذہب نہ پاس ملت کا
وقت جاتا رہا ہے ہیبت کا
نام بدنام ہے . دیانت کا
منع سے کام نکلے حلت کا
خوف مطلق نہیں قیامت کا
مستحق ہو گیا ہے جنت کا
جو کہ پابند ہے قناعت کا
ہو جو خواہاں یہاں کی رفعت کا
آدمی ہووے تو کسی مت کا

جانے دے اے لطیف یہ قصے ۔۔۔ ذکر کر کچھ خدا کی نعمت کا
راستبازی میں زخم کھاتے ہیں ۔۔۔ درجہ افزوں ہے کیوں شہادت کا
فکر تاریخ کی ہے تجھ کو لطیف ۔۔۔ وقت آخر کے پہنچا نوبت کا
ہول کے سر کو کاٹ کر لکھ دے ۔۔۔ ہے رسالہ منغمؔ کی حلت کا

۵ ۔۔۔ ۱۳۱۰ھ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲	۴	الفجار	الفجار	۹	۳	حدیث مرجوع	حدیث مرجوح
۵	۳	ثبما استمتعتم	ثما استمتعتم	〃	۴	ترجیح مرجح	ترجیح مرجوح
〃	۹	النهار	النهار	〃	۲۰	مراد اس حسین	برادر سید احسن
۳	۱۴	جب کسی	جب کسی	〃	۲۳	مخلیص	تخلیص
〃	۱۶	معزوس	مفروس	۱۰	۱۵	مردلبت	مردلسبیث
۴	۳	مفتقد مین	متقدمین	۱۱	۹۱۸	ناصبیہ	ناصبیہ
〃	〃	قابل تنسیخ نہیں ہیں	جو قابل تنسیخ نہیں ہیں	〃	۱۳	مگر ابان زن	مگر باذن زن
〃	۹	تجاری روا سی	انفوا سا تجارتی روا کی	〃	۱۴	بین الاحسین	بین الاختین
〃	۱۰	مصنوت ہیں	مضبوط ہیں	〃	۱۵	مکرر ہی بدون	مکرر ہی بدون مکرر ہی
〃	۱۷	متع	متعہ	〃	۲۰	الرجال یتمتع البتو	الرجال یتمتع من الیهودیۃ
〃	۲۲	یہہ ابن عباس	یعنی ابن عباس	۱۱	۲۱	بدلک	بذلک
۵	۶	ثابت ہی	ثابت نہیں ہے	〃	〃	فالمجیسۃ فلا	فالمجیسۃ فحال فلا
۶	۲	ستلاذان	ست اذان	۱۲	۴	لیقی	لیقینی
۷	۶	تفسیر کبیر اور منثور	تفسیر کبیر و تفسیر در منثور	۱۲	۶	زد کسیہ	زردشتیہ
۷	۱۱	حلوم	حلوا	〃	۱۳	استہر الروا	اشتہر الروایتین
〃	۱۲	مدالبیس	تدالبیس	〃	〃	با رزن دلیل	باذن دلیل
۸	۴	اوسکے مضمون کی	اس مضمون کی	〃	۱۰	فرمائی ہی	فرماتی نہی
۸	۵	سنقفی الله	ستقفی الیہ	〃	۲۰	المروضہ	المزوجہ
۷	۱۳	مصنوث	مضبوط	〃	۱۴	کرا بی جوا من	کر اپنی جوا دمن
〃	۱۴	مدالبیس	تدالبیس	〃	۱۳	کنی سی اگلی	ہوتا نہیں اگلی
۹	۶	نقیض برسی	نقیضہ برستی	〃	۲۱	اشتہر المروزان	اشتہر الروایتین
۸	۹	منعہ فرمایا	منع فرمایا	〃	۱۳	علامہ مجلسی علیہ الرحمہ جناب	جناب علامہ مجلسی علیہ الرحمہ
〃	〃	خدمت علمی	خصر ب علمی	۱۳	۲	کی نام	کی کا نام

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۸	۱۷	تنبقیہ	بہ تقیتیہ	۱۳	۶	او ہو نہ [illegible] سوم	اثو لو ترک کا کوئی معلوم
//	۱۸	عبیدنا	سیدنا	//	۷	ستمئلت انا [illegible] الله	سئلت ابا عبد الله
//	۲۱	استلاف	ایتلاف	//	۷	و مرد سر وایت	و مرو بن بروایت
//	۲۳	اہل بیب	ستۃ اہل بیت	//	۹	وو ازوات الازواج	و ذوات الازواج
۱۳	۸	عارفتہ	عارفہ	//	۱۵	موافقت	موافقت
//	۱۷	اجزاہ اسی	اجرہ کا اوس	//	۱۷	اجزاہ اسی	اجرہ کا اوس
//	۱۱	خذوات الازواج	فذوات الازواج	//	۱۸	متنع	منع
//	۱۳	بقول	بقبول	۱۶	۷	تحودی	تھوڑی
//	۱۵	ان یمتنع بالملوک	ان یتمتع من المملوکۃ	//	۸	بھی	بھی
//	۱۶	فان اذ امنت	فان اذنت	//	۱۴	لاتفق	لا تفقی
//	۱۹	فی بیاح لہ اذا غاب	فیہ مباح لہ اذا غاب	//	۱۵	عمک الله ایام	عمک الله ایام
//	۲۱	ابھی	ابھی	//	//	فالنہا لہا	فانہا لہا
۱۴	۵	ابن زہرہ	ابن زہرہ	//	۱۶	ظاہر ہو سکے	ظاہر ہو سکتا کہ سکی
//	۷	لو لو نہم	لو لو نہم	//	۲۳	علیہ سمت الجور	علیہ سمت من الجور
//	۸	مسعودی ہی	مسعودی ہی	۱۷	۱	مرحبا	فمرحبا
//	۱۰	بنت بیابلین	بنت تباین	//	۴	ما قلت	فال قلت
//	۱۳	عقد ہی	عقد ہی	//	//	یجوز نفہ اجل اخر	یجوز تجدید جل آخر
//	۱۴	مشہور	مشہور	//	۵	بجل الاول	بجل للاول
//	۱۹	جوفا	بجوہا	//	۹	جو لیعل کی ہی	جو بیعل کی ہی
//	۲۳	متعۃ مرہ مبہمہ	متعۃ مرۃ مبہمہ	//	//	امسلہ	و امسلہ
۱۵	۲	تزوجہا	تزوجہا	//	//	یسع	یمتنع
//	۱	و تترکانت	و تترکت	//	۱۱	لہی	لہا
//	۲	معت	مفقتہ	//	۱۶	موارسب	موارثت

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
١٥	١٤	اجرائی	قرار	١٧	٢٠	کسر کٹ	کشتر کٹ
//	٥	موافقت	موافقت	١٩	٣	موہنہ	موہنہ
//	١٢	اجراہ	اجرہ	//	٦	خلائق	خلاق
١٩	٣	کبیزان اوصاف	کبیزان اسرار اوصاف	//	١١	الاحسا	والاحتیاط
//	١٩	ولاالقسم لکشالا	لاالقسم لاشالد	//	٢٣	بجبر دلیت	بصر لہ حیث
٢٠	٢	تربکات تحریرہا	ترتیبکرنے ترتیبہا	٢٠	١٠	المرات	القراءت
//	٣	عدلہا	عدتہا	//	//	سمع مہاما سا	یمتع منہا ماشاء
//	١١	منع کرنا	منعکس نہ	//	١٣	اذا روحنت یعبراذن	اذا رضیت بعبرا ذن الوبہا
//	١٣	بنعج لعبا لون الوالا	ابو نعمانا اذن الوبہا	//	//	نعص	نقیض
//	//	لسف	لطف	//	١٧	للعیب	للعیب
//	١٩	نعفقہ	نفقہ	//	٢٢	بعدالثلث والعت	وثلث مائتہ بعد الالف
٢٤	٨	مجابیر	مجاہد	//	١٠	سرمعف	مشوش

تمام شد صحت نامہ

اعلان

جمیع حقوق اس رسالہ کی محفوظ ہین

جس صاحب کو مطلوب ہو مطبع گلزار ابراہیم

کوٹلہ مالیر ضلع لودہانہ سی طلب فرمالین